REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ
عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

۴۵۶

روزنامہ

الفضل

ربوہ

۱۵ رمضان المبارک ۱۳۷۵ھ

فی پرچہ ۱ر

یوم جمعہ

جلد ۴۵/۱۰ | ۲۷ شہادت ۱۳۳۵ھ ش | ۲۷ اپریل ۱۹۵۶ء | نمبر ۹۹

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۶ اپریل۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کو اعصابی تکلیف میں کسی قدر افاقہ ہے۔ مگر پشت کا عضلاتی ابھار بدستور درد کرتا ہے۔ اور بے چین رکھتا ہے۔ احباب حضرت میاں صاحب موصوف کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب کا خورد سال بچہ محمود احمد اگزیما کی وجہ سے بہت تکلیف میں ہے۔ ابھی تک کوئی افاقہ نہیں ہوا۔ احباب درد دل سے دعا کریں۔ کہ اللہ تعالے اس بچے کو شفائے کامل و عاجل عطا کرے آمین

ایٹم بم کے تجربات کا سلسلہ بدستور جاری رہے گا

تجربات کے بغیر ایٹمی ریسرچ قطعاً بے فائدہ ہے۔ صدر آئزن ہاور کا بیان

واشنگٹن ۲۶ اپریل۔ صدر آئزن ہاور نے کل اپنی ہفتہ وار پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ امریکہ کی طرف سے ایٹم بم کے تجربات کا سلسلہ بدستور جاری رہے گا۔ کیونکہ تجربات کے بغیر ایٹمی ریسرچ بالکل بے فائدہ ہے۔ ایک سوال کے جواب میں انہوں نے بتایا کہ اگر روسی وزیراعظم مارشل بلگانن اور روس کی کمیونسٹ پارٹی کے سیکرٹری مسٹر خروشچیف کو امریکہ آنے کی دعوت دی جائے۔ تو اس سے کوئی خاص نتیجہ برآمد نہیں ہوگا۔ انہوں نے مزید کہا۔ اس سوال کا اگر کوئی مفید پہلو سامنے آیا۔ تو میں اپنی رائے بدل لوں گا۔ صدر آئزن ہاور نے دوران گفتگو میں یہ بھی بتایا۔ کہ انہوں نے غیرملکوں کو لمبی مدت کے لئے امداد دینے سے متعلق خصوصی اختیارات حاصل کرنے کے بارہ میں اپنی رائے تبدیل کر لی ہے۔ انہوں نے کہا امریکہ کی موجودہ کانگریس اپنے بعد آنے والی کانگریسوں کے نام پر قبل از وقت کوئی ذمہ داری قبول نہیں کر سکتی۔ اس لئے موجودہ حکومت کانگریس سے یہ درخواست کرے گی۔ کہ وہ اس قسم کا اعلان کرے کہ جس سے غیرملکوں کو یہ یقین دلایا جا سکے، کہ انہیں لمبی مدت تک امریکی امداد ملتی رہے گی۔ اور وہ اقتصادی ترقی کے طویل المیعاد منصوبوں کو عملی جامہ پہنا سکیں گے۔

مشرق وسطی کے متعلق روس کی پالیسی میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی

حکومت روس کے حالیہ بیان پر اردن کے وزیراعظم الرفاعی کا بیان

عمان ۲۶ اپریل۔ اردن کے وزیراعظم جناب سمیع الرفاعی نے مشرق وسطی کے متعلق حکومت روس کے حالیہ بیان پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے۔ کہ ہر شخص جانتا ہے کہ روس کی ہمیشہ یہ کوشش رہی ہے۔ کہ وہ کسی نہ کسی طرح مشرق وسطی میں اپنے پاؤں جما سکے۔ اس کی اس پالیسی میں کبھی کوئی تبدیلی نہیں ہوئی انہوں نے مزید کہا روس نے اپنے عمل سے آج تک اس بات کا کوئی ثبوت نہیں دیا ہے۔ کہ وہ فلسطین کے بارے میں فی الحقیقت عربوں سے ہمدردی رکھتا ہے۔

مسٹر الرفاعی نے مزید کہا کہ اردن اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر ہیمرشولڈ کی آمد پر ان کے مشن کا خیرمقدم کرتا ہے اور وہ ان کے ساتھ ہر ممکن تعاون بھی کریگا لیکن ان کے مشن کی کامیابی اس بات پر مبنی ہے۔ کہ وہ کیا تجاویز پیش کرتے ہیں۔ اور اسرائیل ان تجاویز کے بارے میں کیا رویہ اختیار کرتا ہے۔

دولت مشترکہ کے وزراء اعظم کی کانفرنس

کراچی ۲۶ اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ دولت مشترکہ کے وزراء اعظم کی کانفرنس ۲۷ جون کو لنڈن میں منعقد ہوگی۔ وزیراعظم محمد علی کانفرنس میں شرکت کے لئے چند دن پہلے کراچی سے روانہ ہو جائینگے

انگلستان کو امریکی امداد

لنڈن ۲۶ اپریل معلوم ہوا ہے کہ انگلستان کو آئندہ مالی سال میں امریکہ سے ۷ کروڑ ڈالر بطور امداد ملیں گے۔ اس میں ایک کروڑ ڈالر فنی امداد کی صورت میں دیئے جائیں گے۔

فرانس کے بائیکاٹ کا فیصلہ

عمان ۲۶ اپریل۔ اردن پارلیمنٹ کے ایوان زیریں نے گزشتہ شب فرانس کے سیاسی اور اقتصادی بائیکاٹ کا فیصلہ کیا ہے۔ ایوان نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ الجزائر میں فرانس کی بہیمانہ فوجی کارروائیوں کے پیش نظر اس فیصلے کو فوری طور پر عملی جامہ پہنایا جائے۔

روس برما میں فولاد کا کارخانہ قائم کریگا

رنگون ۲۵ اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ روس برما میں فولاد کا ایک کارخانہ قائم کر رہا ہے۔ یہ کارخانہ بالکل اسی نوعیت کا ہوگا۔ جسطرح بھارت میں قائم کیا جا رہا ہے۔ کارخانہ سے متعلقہ بات چیت کے لئے برمی وفد ماسکو روانہ ہو گیا ہے

سوڈان کے لئے ۱۵ لاکھ ڈالر کا اسلحہ

قاہرہ ۲۶ اپریل۔ مشرق وسطی کی ایک نیم سرکاری خبر رساں ایجنسی نے اطلاع دی ہے۔ کہ مصر نے سوڈان کو ۱۵ لاکھ ڈالر کا اسلحہ اور گولہ بارود دیا ہے۔ اس میں ٹینک بندوقیں اور دوسرے ہتھیار شامل ہیں۔

آزاد و غیر جانبدارانہ انتخابات

کراچی ۲۶ اپریل۔ وزیراعظم پاکستان مسٹر محمد علی نے کل یہاں بار ایسوسی ایشن کے سالانہ ڈنر میں تقریر کرتے ہوئے ملک میں آزادانہ و غیر جانبدارانہ انتخابات کرانے کے عزم کا اعادہ کیا۔ آپ نے کہا کہ فنی اور آئینی مقتضیات کے فوراً بعد ملک میں عام انتخابات منعقد کرا دیئے جائیں گے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۶ اپریل۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے کے مری پہونچنے کے متعلق مکرم پرائیویٹ سکرٹری صاحب کی طرف سے جو تار موصول ہوئی تھی وہ کل کے الفضل میں شائع ہو چکی ہے۔ اس میں لکھا تھا کہ حضور ۲۴ اپریل کو دو بجے بعد دوپہر بخیریت مری پہنچ گئے تھے۔ مگر سفر کی وجہ سے حضور کچھ کوفت اور تھکان محسوس فرما رہے ہیں۔ اس کے بعد آج صبح تک حضور ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق مری سے کوئی مزید اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ احباب حضور کی صحت، سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

معاہدۂ بغداد اور مسٹر خروشچیف

لنڈن ۲۶ اپریل۔ روس کی کمیونسٹ پارٹی کے فرسٹ سکرٹری مسٹر خروشچیف نے جو آجکل انگلستان کا دورہ کر رہے ہیں کل ایک استقبالیہ تقریب میں اس سوال کا جواب دیتے ہوئے کہ معاہدۂ بغداد کے متعلق ان کا کیا خیال ہے کہا کہ زیادہ عرصہ نہیں گزرے گا۔ کہ یہ معاہدہ از خود ختم ہو جائیگا۔ انہوں نے برطانوی وزیراعظم مسٹر ایڈن کی موجودگی میں کہا۔ جب یہ معاہدہ ختم ہو جائیگا تو میں اس کے متعلق اور بھی بہت کچھ بتاؤں گا۔ اس استقبالیہ تقریب کا اہتمام روسی سفیر مقیم انگلستان نے کیا تھا۔

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۸ اپریل ۱۹۵۶ء

مذہب و سائنس

(۱)

موجودہ دور میں عملی سائنس کی وجہ سے جو انسان نے ترقیاں کی ہیں۔ اور مادی طاقتوں پر جس طرح اس نے تسلط پیدا کیا ہے۔ وہ نہایت حیرت کن ہی نہیں بلکہ ان ترقیوں کی افادیت کا اقرار نہ کرنا کفرانِ نعمت سمجھنا چاہیئے۔ اس کے باوجود جو لوگ ان ترقیوں سے مسحور ہو کر انسانی عقل پر مغرور ہو جاتے ہیں۔ اور اپنی اوقات کو بھول جاتے ہیں۔ اور فرعونیت کا اظہار کرنے لگتے ہیں۔ وہ لوگ بھی سخت گمراہ ہیں۔ آجکل بہت سے ایسے لوگ پیدا ہو گئے ہیں۔ جنہوں نے انسان کی سائنس و فلسفہ میں یہ ترقیاں دیکھ کر اللہ تعالےٰ اور معاد کا انکار کر دیا ہے۔ ایسے لوگ شروع ہی سے ہر زمانہ میں پیدا ہوتے چلے آئے ہیں۔ ورنہ شداد نمرود اور فرعون کس طرح پیدا ہو جاتے۔ انہوں نے اپنے اپنے زمانہ کے لحاظ سے مادی طاقت حاصل کی۔ اور اپنی وسعت و ہمت کے مطابق ترقیاں کیں۔ جن سے ان کے دماغ چکرا گئے۔ اور انہوں نے ہمچوں من دیگرے نیست کا نعرہ لگانا شروع کر دیا۔

آج چونکہ تمام دنیا کے باہم روابط بڑھ گئے ہیں۔ اور یقیناً پہلے زمانوں سے محیر العقول حد تک مادی ترقیاں معرضِ وجود میں آئی ہیں۔ اس لئے ہر ملک میں ایسے لوگ پیدا ہو گئے ہیں۔ جو انسانی عقل پر مغرور ہو گئے ہیں۔ اور خودی کا دم بھرنے لگے ہیں۔ اور کئی کئی انداز سے زندگی اور اس کے انجام کے متعلق تنقید و تبصرہ کرنے لگے ہیں۔ سب سے نمایاں بات جو آج ہم ایسے علمی حلقوں میں دیکھتے ہیں۔ وہ مذہب و سائنس کا موازنہ ہے۔ چنانچہ کئی دانشمندوں نے اس موضوع پر طویل بحثیں کی ہیں۔ بہت سے لوگوں نے سائنس اور فلسفہ کی طرفداری میں مذہب کی سخت برائیاں کی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی ہستی پر اعتراضات کئے ہیں۔ اور اکثر نے تو معاد کو بالکل ایک وہم قرار دیا ہے۔

جیسا کہ ہم نے اوپر کہا ہے۔ یہ کوئی نئے خیالات نہیں ہیں۔ خود قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ پہلے لوگ بھی اکثر معاد کے منکر ہو جاتے تھے۔ اور حیرت ظاہر کیا کرتے تھے۔ کہ گلی سڑی ہڈیاں پھر کس طرح زندہ ہو سکتی ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں مختلف پیرائوں میں اس کا جواب دیا ہے۔ اس لئے جو لوگ مذہب اور سائنس کا موازنہ کرتے ہیں۔ وہ انہی خیالات سے متاثر ہوتے ہیں۔ ورنہ حقیقت یہ ہے۔ کہ مذہب اور سائنس کوئی باہم متقابل اور متضاد چیزیں نہیں ہیں۔

انہی لوگوں میں سے حکیم یورش صاحب ہیں۔ جنہوں نے جنگ مورخہ ۱۵ اپریل ۵۶ء میں ایک مراسلہ میں ایسے خیالات ظاہر کئے ہیں۔

مذہب اور سائنس کو ایک دوسرے کا حریف سمجھ کر ان کا موازنہ کرنے کی جو کوشش یورپ وغیرہ ممالک کے دانشمندوں نے کی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ ان کے سامنے مذہب کی صرف وہ صورت آئی ہے۔ جو موجودہ عیسائیت پیش کرتی ہے۔ جس میں یورپ اور ایشیا کے قدیم توہمات کو جمع کر دیا گیا ہے۔ اور جس میں تمام وہ خیالی اور وہمی باتیں شامل ہو گئی ہیں۔ جو رومی بت پرستی۔ مناظر پرستی اور جانے کیا کس کس پرستی میں پائی جاتی تھیں۔ قدیم عیسائی مشنریوں نے رومی خداوندوں کے بالمقابل یسوع مسیح کو ایک عظیم خداوند بنا کر پیش کیا۔ اور ساتھ ہی وہ تمام رسومات لپیٹ کر مذہب میں لے آئے۔ جو رومی خداوندوں کی عظمت ظاہر کرنے کے لئے اور لوگوں پر ان کا اثر ڈالنے کے لئے پروہت بجا لاتے تھے۔

ازمنہ وسطیٰ میں جب اسلام کے اثر سے یورپ کے لوگوں کی آنکھیں کھلیں۔ تو انہوں نے اپنے آپ کو عجیب توہمات اور رسومات کے جال میں مقید پایا۔ جس کو انہوں نے توڑنے کے لئے بالکل متضاد سمت چلنا شروع کر دیا۔ آخر انہوں نے اپنے تمام عملی اور علمی مذاکرات سے مذہب کو بالکل جدا کر دیا۔ اور محض عقل کے سہارے مادی ترقیوں کی طرف راجع ہو گئے۔ ان کا فلسفہ یہاں تک کہ علم الاخلاق بھی مذہب سے الگ ہو گیا۔ اور وہ کوئی ایسا فارمولا تلاش کرنے لگے۔ جو کسی اعلیٰ ہستی کے تحکم سے بری ہو۔ اور صرف اس ورلی دنیا کے حالات سے مستنبط کیا جا سکے۔ ایسے لوگ آزاد خیال سمجھے جانے لگے اور یہ واقعہ ہے۔ کہ گذشتہ تین صدیوں میں جو یورپ نے مادی ترقی کی ہے۔ اور فلسفہ کو جس ڈھب سے پروان چڑھایا ہے۔ وہ مذہب سے بالکل الگ ہو کر کیا ہے۔ اور لگاتار یہ کوشش کی ہے کہ کوئی ایسا مادی نظریہ مل سکے۔ جو اخلاق کی بنیاد بن سکے۔ مگر ابھی تک انہیں ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا ہے۔

اسکی وجہ یہ ہے۔ کہ اگر صرف مادی نقطۂ نظر سے زندگی کے مختلف مسائل کو حل کرنے کی کوشش کی جائے۔ اور کسی اعلیٰ ہستی اور معاد پر ایمان نہ رکھا جائے۔ تو انسانی تگ و تاز کا کوئی مطلب سمجھ میں نہیں آ سکتا۔ اگر مادی فوائد کو انتہائی حد تک کھینچا جائے۔ تو سوا خود غرضی کے کوئی محرک باقی نہیں رہتا اور اگر خود غرضی کو انسانی زندگی کی بنیاد تسلیم کر لیا جائے۔ اور اس کے مطابق عمل کیا جائے۔ تو آج ہی دنیا کا نام و نشان مٹ جائے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ جو لوگ صرف مادی نقطۂ نظر سے زندگی کے مآل پر غور و خوض کرتے ہیں۔ وہ آج تک کسی ایک بات پر متفق نہیں ہو سکے۔ اور اس طرح انسانی زندگی کا فلسفہ مختلف اور متضاد نظریات کا گرداب بن کر رہ گیا ہے۔ جو مختلف سمت سے بڑھتی ہوئی ہواؤں سے پیدا ہوتا ہے۔

یہ درست ہے۔ کہ موجودہ سائنس نے مادی نقطۂ نظر سے ترقی کرتے کرتے جزو لا یتجزا کے جگر میں بھی تصرف کر لیا ہے۔ اور ایٹم کو پھاڑنے کی مہارت بھی حاصل کر لی ہے۔ اور علم کی اس حد تک پہنچ گئی ہے۔ کہ مادہ (انرجی) میں منتقل ہو جاتا ہے۔ اس کے باوجود وہ اس سوال کا جواب نہیں دے سکتی۔ کہ ایک انسان کیوں مثلاً سائنس کے اسرار دریافت کرنے میں اپنی جان قربان کر دیتا ہے۔ اس سے بھی کمتر سطح پر ایک انسان اپنے بال بچوں کا پیٹ پالنے کے لئے کیوں مشقت اٹھاتا ہے۔ ایک انسان کو ڈوبتے یا کسی اور مصیبت میں گرفتار دیکھ کر تکلیف کیوں محسوس ہوتی ہے۔ اس طرح کے ہزاروں لاکھوں سوال ہیں۔ جو زندگی میں پیدا ہوتے ہیں۔ جن کا کوئی جواب ہمارا مادی علم کائنات قطعاً نہیں دے سکتا۔ ہمارا یہ علم اور مہارت کہ ہم ذرے کا جگر پھاڑ سکتے ہیں۔ ان مسائل کے حل میں ہماری کوئی مدد نہیں کر سکتا۔ جیسا کہ ہم نے کہا ہے۔ زندگی کے ایسے ایسے ہزاروں لاکھوں سوال ہیں۔ جن کا جواب نہ مادی فلسفہ دے سکتا ہے۔ اور نہ سائنس دے سکتی ہے۔

اس بات کو سمجھنے کے لئے ذرا پھر غور فرمایئے۔ ہم سائنس یا مادی فلسفہ سے کسی واقعہ کی مادی وجہ تو بڑی حد تک سمجھ سکتے ہیں۔ اور ایک بڑی حد تک علت و معلول کے سلسلہ کا تعاقب کر سکتے ہیں۔ لیکن یہ ہمارے استفسار کا جواب نہیں ہے۔ مثلاً ہم ایک میز کو دیکھ کر یہ تو تجربہ اور غور سے جان سکتے ہیں۔ کہ درخت کی لکڑی کاٹی گئی۔ پھر اس کو آری سے تختوں کی صورت میں چیرا گیا۔ پھر اس کے موزوں ٹکڑے بنائے گئے۔ پھر ان کو جوڑا گیا۔ اور میز بن گئی۔ لیکن معاملہ یہیں ختم نہیں ہو جاتا۔ سوال پھر بھی باقی رہتا ہے۔ کہ اس لکڑی کی میز کیوں بنی؟ سوال یہ نہیں کہ کس طرح میز بنی؟ بلکہ سوال یہ ہے۔ کہ کیوں بنی؟ اس کا جواب سوائے اس کے کیا ہو سکتا ہے۔ کہ میز بنانے والے نے اس کو میز بنایا ہے۔ اس لئے میز بنی۔ وہ اسی لکڑی سے کرسی بھی بنا سکتا تھا۔ مگر نہیں اس نے اس کا میز بنایا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ اس کو میز بنانے میں بنانے والے کی مرضی کا دخل ہے۔ جب تک یہ نہ ہو۔ کوئی لکڑی میز نہیں بن سکتی۔ خواہ ہم میز بنانے کے طریقِ کار سے کتنے ہی واقف ہوں۔

یہی حال ہمارے بعض سائنسدانوں اور مادی فلسفیوں کا ہے۔ وہ مادی تغیرات کو ایک بڑی حد تک سمجھ لینے سے اور ان پر ایک بڑی حد تک تصرف کر لینے سے یہ سمجھتے ہیں۔ کہ انہوں نے زندگی کا حقیقی راز معلوم کر لیا ہے۔ اور مذہب کو سائنس کے مقابلہ میں ہیچ اور ناکارہ خیال کرنے لگتے ہیں۔ حالانکہ مذہب بالکل ہی ایک مختلف سوال کا جواب دیتا ہے۔ جس کا جواب وہ مادی تغیرات کے انتہائی علم کے باوجود بھی نہیں دے سکتے۔ اس لئے جو لوگ مذہب و سائنس کا مقابلہ اور موازنہ کرتے ہیں۔ اور سائنس اور فلسفہ کی برتری ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ وہ سائنس اور فلسفہ کے ان حدود کو بھی نہیں جانتے۔ جو خود سائنسدانوں اور فلسفیوں نے ان کے مقرر کئے ہیں۔ یعنی وہ کسی ایسی بات کو زیر بحث نہیں لاتے۔ جس کا تعلق مادی دنیا سے نہ ہو۔ اور جن کو وہ ظاہری حواس سے تجربہ یا مشاہدہ نہ کر سکتے ہوں۔

(باقی)

شکریہ اور درخواستِ دعا

مکرم کیپٹن ڈاکٹر محمد رمضان صاحب جن پر کچھ عرصہ ہوا۔ ربوہ میں فالج کا حملہ ہوا تھا۔ لاہور سے تحریر فرماتے ہیں۔

اللہ تعالےٰ کے فضل سے میری صحت پہلے سے بہتر ہے۔ بازو اور ٹانگ کو ہلا لیتا ہوں۔ اور سہارے سے چند قدم چل بھی لیتا ہوں۔ جن احباب نے خود تشریف لا کر یا بذریعہ خطوط میرے ساتھ اظہار ہمدردی فرمایا۔ میں ان کا بہت ہی مشکور ہوں۔ اور ان کی خدمت میں رمضان کے مبارک مہینہ میں کامل و عاجل صحت کے لئے پُرسوز دعاؤں کی مزید درخواست کرتا ہوں۔

جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

خاکسار (ڈاکٹر) محمد رمضان آفیسرز وارڈ سی ایم ایچ لاہور چھاؤنی۔

رمضان المبارک کے ضروری احکام

بیان فرمودہ حضرت حافظ روشن علی صاحب رضی اللہ عنہ

۲۶ مارچ ۱۹۲۵ء کو سلسلہ عالیہ احمدیہ کے بلند پایہ عالم اور بزرگ حضرت حافظ روشن علی صاحب رضی اللہ عنہ نے مسجد اقصیٰ قادیان میں ایک تقریر فرمائی تھی۔ جس میں آپ نے رمضان المبارک کے احکام بیان فرمائے تھے۔ یہ تقریر افادہ احباب کے لئے درج ذیل کی جاتی ہے:

دوسرے پارے کے ساتویں رکوع کی تلاوت کے بعد فرمایا:

روزہ فرض ہے

سب سے پہلا مسئلہ روزوں کے متعلق یہ ہے کہ روزہ ہر ایک عورت اور مرد پر فرض ہے۔ فرض کا یہ مطلب ہے۔ کہ وہ جس کے چھوڑنے سے انسان ایسا گنہگار ہو جاتا ہے۔ کہ وہ مستحق سزا ہوتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے لئے جائز ہوتا ہے۔ کہ اس کو سزا دے۔ حدیث میں آتا ہے۔ ایک شخص جو صحیح و تندرست ہو۔ اگر جان بوجھ کر ایک روزہ بھی چھوڑ دے۔ اور پھر ساری عمر روزہ رکھتا جاوے۔ تو بھی اس ایک روزہ کے چھوڑ دینے کا یہ بدلہ نہیں ہو سکتا۔ پس روزہ ہر مرد اور عورت پر فرض ہے۔ اور کسی کے لئے جائز نہیں۔ کہ وہ اس کو جان بوجھ کر بغیر کسی مجبوری کے چھوڑے۔ خدا تعالیٰ اس رکوع کی جو میں نے ابھی پڑھا ہے پہلی آیت میں فرماتا ہے۔ یا ایھا الذین آمنوا کتب علیکم الصیام۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو۔ تمہارے اوپر روزہ فرض کر دیا گیا ہے۔ پس روزہ ایک فرض ہے۔

سحری نہ کھانے سے روزہ نہیں چھوڑا جا سکتا

اس کے متعلق یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ روزہ دار کے لئے یہ شرط نہیں ہے۔ کہ وہ سحری کے وقت ضرور کھانا کھائے۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ سحری کے وقت اگر کوئی سوتا رہے۔ اور کھانا کھانے کے لئے نہ اٹھ سکے۔ تو روزہ بھی چھوڑ دے۔ بلکہ رمضان کے دنوں میں صبح سے شام تک کھانا اور پینا حرام ہے سوائے اس شخص کے جو سفر پر ہو یا مریض ہو۔ اس کے علاوہ جو شخص بھی روزہ نہیں رکھتا۔ اس کے لئے دن کے وقت کھانا پینا حرام ہے۔

مسافر اور بیمار کے روزے

دوسرا مسئلہ روزہ کے متعلق یہ ہے کہ بیمار اور مسافر پر بھی یہ اس وقت فرض نہیں جب تک کہ وہ سفر کی حالت میں ہو۔ یا بیمار ہو۔ لیکن جب وہ سفر سے واپس آ جاتا ہے۔ یا بیماری سے تندرست ہو جاتا ہے تو اس کے لئے لازم ہے۔ کہ وہ روزہ رکھے۔ اور جتنے روزے اس سے چھوٹ گئے ہیں۔ ان کو بعد میں پورا کرے۔ لیکن یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ اگر کوئی بیمار اور مسافر روزہ رکھتا ہے۔ تو اس کے لئے ایسا کرنا مکروہ ہے۔ چنانچہ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کسی نے کہا کہ فلاں شخص نے سفر میں بھی روزہ نہیں چھوڑا۔ آپ نے فرمایا۔ کیا وہ شخص خدا تعالیٰ کو زبردستی راضی کرنا چاہتا ہے۔ پس جیسا کہ روزہ تندرست اور مقیم کے لئے رکھنا ضروری ہے۔ ویسا ہی وہ شخص جو سفر میں ہو۔ یا بیمار ہو اس کے لئے رکھنا مکروہ ہے۔

بچہ کو دودھ پلانیوالی عورت کا روزہ

پھر جو عورت دودھ پلانے والی ہو۔ یعنی اس کا بچہ اتنا چھوٹا ہو۔ کہ اس کا دودھ پیتا ہو۔ اس کے لئے یہ جائز ہے۔ کہ وہ روزہ نہ رکھے۔ کیونکہ اس طرح سے بچے کو نقصان پہنچتا ہے۔ اور وہ دودھ کے کم ہو جانے کی وجہ سے تکلیف اٹھاتا ہے۔ ہاں ایسی عورتوں کے لئے یہ ضروری ہے۔ کہ ایک مسکین کو ہر روز کھانا کھلا دیا کریں۔ حاملہ عورت کے لئے بھی یہی حکم ہے۔ کیونکہ اگر ایک عورت کو ایک سال حمل ہے۔ تو اگلے دو سال بچہ کو دودھ پلائے گی۔ اور اس طرح اس کے تین سال کے روزے رہ جائیں گے۔ جو کہ خود رکھ کر پورے ہونے مشکل ہیں۔

دائم المریض اور حاملہ

پھر بیمار اور مسافر کے لئے تو یہ حکم ہے۔ کہ جب وہ بیماری سے تندرست اور سفر سے واپس آ جائے۔ تو روزے رکھ لے۔ لیکن دائم المریض اور حمل والی عورت جس کو روزوں کے رکھنے کا موقعہ ہی نہ ملے۔ اس کے لئے یہ ضروری ہے۔ کہ ایک مسکین کو ہر روز کھانا کھلا دیا کریں۔ لیکن جس کو اتنی بھی طاقت نہ ہو۔ وہ اگر مسکین کو کھانا نہ دے۔ اور روزہ نہ رکھے۔ تو اس کے لئے حرج نہیں۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے کسی حکم میں اتنی سختی نہیں رکھی کہ اگر بندہ اس کو نہ کر سکتا ہو تو بھی اس کے نہ کرنے پر سزا دے۔

روزہ کا وقت

تیسرا مسئلہ روزوں کے متعلق یہ ہے کہ روزے کے شروع ہونے کا وقت وہ ہے۔ جبکہ مشرق کی طرف سے صبح کی روشنی ظاہر ہو۔ اس لئے ہر ایک روزہ دار کے لئے یہ ضروری ہوتا ہے۔ کہ جب رات کی سیاہی سے صبح کی روشنی ظاہر ہو۔ تو کھانا پینا اور مرد و عورت کا تعلق چھوڑ دے۔ اور روزے کو ختم اس وقت کرنا چاہیئے۔ جبکہ سورج غروب ہو جائے۔ رات کے وقت روزہ نہیں ہوتا۔ اس لئے سورج کی ٹکی غائب ہونے کے بعد سے صبح کی روشنی ظاہر ہونے تک سب کام کر سکتا ہے جو دوسرے ایام میں کئے جاتے ہیں۔ لیکن روزے کی حالت میں کھانا اور پینا حرام ہے۔ ہاں اگر کوئی بھول کر کچھ کھا لیتا ہے۔ یا پانی پی لیتا ہے۔ تو اس طرح روزہ نہیں ٹوٹتا۔ صرف اس وقت روزہ ٹوٹ سکتا ہے۔ جبکہ جان بوجھ کر کھا پی لیا جائے۔

رمضان میں تلاوت قرآن و نوافل

چوتھا مسئلہ یہ ہے کہ روزوں کے مہینہ کے متعلق خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ روزوں کا مہینہ وہ مہینہ ہے۔ جس میں قرآن شریف اتارا گیا۔ اور چونکہ یہ ایسا متبرک مہینہ ہے کہ قرآن کریم کو اس کے ساتھ خاص تعلق ہے۔ اسی واسطے حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اس مہینہ میں قرآن شریف بہت پڑھا کرتے تھے۔ حتے کہ بعض دفعہ تین دن میں تمام قرآن شریف آپ نے ختم کیا۔ اس لئے اس مہینہ میں خاص طور پر قرآن شریف کو زیادہ پڑھنا چاہئے۔ دوسرے اس مہینہ کے ساتھ نماز کا بھی خاص تعلق ہے۔ اس واسطے اس میں نوافل پڑھنے چاہئیں اور اپنے گناہوں سے توبہ کرنی چاہیئے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ اس ماہ میں انکساری کے ساتھ توبہ کرنے والوں کو معاف کر دیتا ہے۔ نوافل انسان رات کے پہلے حصہ میں بھی پڑھ سکتا ہے۔ اور پچھلے وقت بھی۔ لیکن پچھلی رات کا پڑھنا پہلی سے زیادہ افضل اور بہتر ہے۔ پھر نوافل جماعت کے ساتھ مسجد میں بھی پڑھ سکتا ہے۔ اور اکیلا اگر پڑھ لے۔ تو بھی کوئی حرج نہیں۔ عورتوں کے لئے چونکہ زیادہ تر گھر میں ہی موقعہ ہوتا ہے۔ اس لئے وہ گھر میں پڑھ لیں۔

(باقی)

(الفضل ۷ اپریل ۱۹۲۵ء)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

گرمی میں مزدور اور محنتی کا روزہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ارشاد

سوال۔ بعض اوقات رمضان ایسے موسم میں آتا ہے۔ کہ کاشتکاروں سے جبکہ کام کی کثرت تخم ریزی اور درودگی ہوتی ہے۔ ایسے مزدوروں سے جن کا گزارہ مزدوری پر ہے۔ روزہ نہیں رکھا جاتا۔ ان کی نسبت کیا ارشاد ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا انما الاعمال بالنیات۔ یہ لوگ اپنی حالتوں کو مخفی رکھتے ہیں۔ ہر شخص تقویٰ و طہارت سے اپنی حالت سوچ لے۔ اگر کوئی اپنی جگہ مزدور رکھ سکتا ہے۔ تو ایسا کرے۔ ورنہ مریض کے حکم میں ہے۔ پھر جب یُسر ہو رکھ لے۔

اور علی الذین یطیقونہ کی نسبت فرمایا کہ معنے یہ ہیں۔ کہ جو طاقت نہیں رکھتے۔

(بدر ۲۶ ستمبر ۱۹۰۷ء صک)

دفتر انصار اللہ مرکزیہ کی تکمیل کیلئے مخلصین جماعت کو آواز

ایک ایک سو روپیہ بطور عطیہ دینے کی تحریک کو

کامیاب بنائیے

شامل ہونیوالے مخیر احباب کا شکریہ

(از مکرم صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب ایم اے (آکسن) نائب صدر انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

تھوڑے ہی دن ہوئے میں نے "انصار اللہ" سے خطاب کرتے ہوئے اپنی اس خواہش کا اظہار کیا تھا کہ چونکہ اب ہمارے مرکزی دفتر کا سنگ بنیاد رکھا جا چکا ہے۔ اور اس کی عمارت کی تکمیل کا سوال زیر غور ہے۔ اس لئے ہمیں صرف دو سو ایسے مخیر دوستوں کی ضرورت ہے۔ جو اس عمارت کی تکمیل کے لئے صرف ایک ایک سو روپیہ بطور عطیہ دینے کے لئے تیار ہوں۔ تاکہ اگر اللہ تعالیٰ کا فضل شامل حال ہوا تو یہ عمارت جلد تر مکمل ہو جائے اور ہمارا آئندہ سالانہ اجتماع اس مقام پر ہو۔ مجھے خوشی ہے کہ جماعت کے کئی مخلصین نے میری اس آواز پر لبیک کہا۔ اور انہوں نے اپنے ناموں سے ہمیں اطلاع دی مگر چونکہ ابھی اس صدقہ جاریہ میں حصہ لینے کی گنجائش ہے۔ اسلئے میں ایک بار پھر اُن انصار اللہ کو جنہیں اللہ تعالیٰ نے مالی وسعت سے نوازا ہے اور جنہیں قومی اور ملی دلسوزی عطا کیا ہے۔ توجہ دلاتا ہوں کہ وہ علو ہمت سے کام لیں اور اس کار خیر میں حصہ لینے کے لئے آگے بڑھیں۔

بعض کام بظاہر معمولی اور ادنیٰ نظر آتے ہیں۔ مگر اُن میں شمولیت ان کو بہت بڑے ثواب کا مستحق بنا دیتی ہے۔ ایسے ہی مہتم بالشان کاموں میں سے قومی عمارات کو تکمیل تک پہنچانے کا بھی کام ہے۔ پس وہ دوست جنہوں نے ابھی تک اس طرف توجہ نہیں کی میں انہیں توجہ دلاتا ہوں کہ وہ جلد تر اپنی شمولیت کے وعدے سے دفتر کو اطلاع دیں۔ اس وقت تک جن مخلصین نے میری آواز پر لبیک کہتے ہوئے دفتر انصار اللہ مرکزیہ کی تکمیل کے لئے ایک ایک سو روپیہ بطور عطیہ دینے کا وعدہ کیا ہے نہ صرف وعدہ کیا ہے۔ بلکہ اکثر نے نقد رقوم مرکز میں پہنچا دی ہیں۔ ان کے اسماء گرامی نہایت شکریہ کے ساتھ عنقریب شائع کئے جا رہے ہیں (یہ نام چار اقساط میں شائع کئے جائیں گے) دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کا حافظ و ناصر ہو اور وہ اپنے فضل سے اُن کے اموال میں برکت ڈالے اور انہیں دین و دنیا کی مرادات عطا فرمائے اور انہیں ہر قسم کے شر اور مفاسد سے بچائے۔ درحقیقت انہوں نے اپنی قربانی اور مسابقت کی رو سے اپنے آپ کو "السابقون الاولون" میں شامل کر لیا ہے۔ اور ایک بڑے کام کی بنیاد میں حصہ لے کر اپنے آپ کو دائمی ثواب کا مستحق بنا لیا ہے۔

میں چاہتا ہوں کہ انصار اللہ کے عہدیداران اپنے اپنے ہاں تمام انصار اللہ کا اجلاس کر کے میری اس تحریک کو ایک دفعہ پھر پڑھ کر سنا دیں۔ اور

اِقبال بڑھا، عمر بڑھا فضلِ عُمرؓ کی

(از محترم مولینا جلال الدین صاحب شمس)

کیا پوچھتے ہو کیسے شب ہجر بسر کی
رو رو کے دعا کرتے ہوئے میں نے سحر کی

درکار ہے بس میرا خدا مجھ پہ ہو راضی
دنیا کا نہ طالب ہوں، نہ خواہش مجھے زر کی

اللہ کی رہ میں جو کرے دست نوردی
چھو سکتی نہیں اس کو کبھی آگ سقر کی

جس نور سے ہے چہرۂ محبوب درخشاں
وہ نورِ خدا ہے، نہ ضیاء شمس و قمر کی

اللہ تو شافی ہے شفا ہم کو عطا کر
اقبال بڑھا، عمر بڑھا فضل عُمرؓ کی

کیوں قابلِ صد رشک نہ ہو شمس کی تقدیر
حاصل ہے گدائی اُسے اللہ کے در کی

محترم شمس صاحب کی علالت کے متعلق اطلاع

جیسا کہ احباب کو علم ہے محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس ایک عرصہ سے بیمار ہیں اور میو ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں۔ ان کے تازہ خط سے معلوم ہوا ہے کہ پہلے کی نسبت بہت افاقہ ہے۔ خون کے ٹیسٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ صحت پہلے سے بہت بہتر ہو گئی ہے۔ احباب ماہ رمضان المبارک میں خاص طور پر شمس صاحب کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ جلد صحت کاملہ عطا فرمائے

مکرم مولوی رحمت علی صاحب کے زخم اب اچھے ہو گئے ہیں۔ تین چار دن میں انشاء اللہ ڈسچارج ہو کر اپنے گھر تشریف لے جائیں گے۔ الحمد للہ (آپ کا پتہ یہ ہے البرٹ وکٹر ہال البرٹ میو ہسپتال لاہور)

جن دوستوں کو اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔ ان کے ناموں سے جلد تر ہمیں اطلاع دیں یہ امر خصوصیت سے مدنظر رکھیں کہ ہم نے اپنے دفتر کو جلد تر مکمل کرنا ہے۔ اسلئے ہر قسم کی سستی اور غفلت کو ترک کر کے جلد سے جلد اس قسم کے اجلاس بلائے جائیں۔ اور پورے زور سے مخیر اصحاب کو تلقین کی جائے اگر آپ لوگ اخلاص سے کام لیں گے تو یقیناً آسمان سے فرشتے آپ کی مدد کے لئے اتریں گے اور وہ خود لوگوں کے دلوں میں تحریک شروع کریں گے۔ تب وہی کام جو اسوقت ہمیں مشکل نظر آتا ہے اللہ تعالیٰ کی مدد اور اس کی نصرت سے ایسا آسان ہو جائے گا۔ کہ آپ خود حیران ہو جائیں گے۔ کیونکہ خدائی مدد آپ کے شامل حال ہو گی۔ اور ملائکہ کی فوج آپ کی پشت پناہ ہو گی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ لوگوں کو روح القدس سے نواز دے۔ اور قومی اور ملی کاموں کی سرانجام دہی کے لئے وہ ایثار اور قربانی کی روح آپ لوگوں میں پیدا فرمائے۔ جو زندہ اور فعال قوموں کا نشان ہے۔ اللّٰھم آمین

(خاکسار:۔ مرزا ناصر احمد نائب صدر انصار اللہ مرکزیہ)

میری امی جان مرحومہ

(از محترمہ صادقہ خاتون صاحبہ اہلیہ محترم مولوی عبد الرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان)

میری والدہ ماجدہ جمیلہ خاتون زوجہ قریشی محمد یونس صاحب آف بریلی مدت سے بیمار چلی آتی تھیں۔ ان کو خفقان قلب کا عارضہ تھا۔ جس کی وجہ سے وہ اس قدر کمزور ہو گئی تھیں۔ کہ کسی بھی خلاف طبیعت بات کو برداشت نہیں کر سکتی تھیں۔ جلسہ سالانہ ۱۹۵۵ء کے موقع پر جب میرے والد صاحب میری بڑی ہمشیرہ ناصرہ خاتون اہلیہ امیر جماعت احمدیہ قادیان (جو ۱۹۵۳ء میں فوت ہوئی تھیں) کا تابوت برائے تدفین مقبرہ بہشتی قادیان لائے۔ تو والدہ صاحبہ کا پرانا زخم پھر سے ہرا ہو گیا۔ دل کی وہ پہلے ہی سے کمزور تھیں۔ اس صدمہ کو برداشت نہ کر سکیں۔ چنانچہ جلسہ سالانہ کے معاً بعد میرے والد صاحب کے نام بریلی سے قادیان تار آیا۔ کہ آپ جلد بریلی واپس آجائیں۔ چنانچہ والد صاحب بمعہ اپنی چھوٹی ہمشیرہ نصیرہ خاتون کے اسی دن پانچ بجے کی گاڑی سے سوار ہو کر دوسرے دن بریلی پہنچ گئے۔ پہنچتے ہی مناسب علاج معالجہ شروع کیا۔ لیکن کمزوری دن بدن بڑھتی ہی گئی۔ آخر ۲۷ جنوری ۱۹۵۶ء بروز جمعہ تقریباً دو بجے دن اس جہان فانی سے رحلت فرما گئیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

میری والدہ صاحبہ حافظ سخاوت حسین صاحب قریشی مرحوم کی بیٹی تھیں۔ اور جب وہ سلسلہ میں داخل ہوئے۔ میرے ماموں اور خالہ بھی داخل سلسلہ ہو گئے۔ سوائے بڑی خالہ مسمات عابدہ خاتون کے کیونکہ ان کی شادی میرے نانا جان کے احمدیت قبول کرنے سے پہلے ہی ہو گئی تھی۔ لیکن بعد میں انہوں نے بھی احمدیت کی حقیقت کو سمجھا اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ پر بیعت کر کے وہ بھی داخل سلسلہ ہو گئیں۔

میری امی جان موصیہ تھیں۔ اور سلسلہ کے احکامات کی پوری پابند تھیں۔ تعلیمی لحاظ سے گو زیادہ پڑھی ہوئی نہ تھیں۔ لیکن کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام و کتب سلسلہ احمدیہ کا اچھی طرح مطالعہ کر لیتی تھیں۔ اور عند الضرورت خط وغیرہ لکھ لیتی تھیں۔ قرآن کریم کے پڑھنے اور پڑھانے کا ان کو عشق تھا۔ اپنی شادی کے بعد انہوں نے بیسیوں بچیوں کو قرآن شریف پڑھایا۔ جہاں وہ چھوٹے بچے بچیوں کو قرآن کی تعلیم سے روحانی غذا مہیا کرتی تھیں۔ وہاں ایسے پڑھنے والے بچوں میں سے جو حاجتمند ہوتے۔ ان کے لئے جسمانی غذا کا بھی بندوبست کرتی تھیں۔ اور لڑکیوں کو قرآن کی تعلیم کے ساتھ امور خانہ داری کی تعلیم بھی دیتی تھیں۔

امی جان بہت غریب پرور تھیں۔ ہمیشہ یتامیٰ اور مساکین کی پرورش کرنا ان کی طبیعت ثانیہ بن گیا تھا۔ ہمیشہ کوئی نہ کوئی یتیم یا مسکین زیر تربیت رکھا۔ اور اپنی اولاد کی تعلیم و تربیت کا ایسا خیال رہتا تھا۔ کہ کم ہی والدین ایسے ہوں گے۔ جنہوں نے اپنے فرض منصبی کو تربیت کے لحاظ سے ہماری امی کی طرح ادا کیا ہو۔ دو لڑکیوں کو انٹرنس پاس کروایا۔ اور ایک کو الیف۔ اے پاس کروا کر سی۔ ٹی کروایا۔ اور ایک کو مڈل تک تعلیم دلوائی۔ اس زمانہ میں ہمارے خاندان میں لڑکیوں کی تعلیم کے خلاف ایک عام رو چل رہی تھی۔ لیکن خدا کے فضل و کرم اور ہماری امی کی ہی انتھک کوششوں کا نتیجہ ہے۔ کہ ہماری ننھیال اور ددھیال کے پورے خاندان کی لڑکیوں میں صرف انہیں کی لڑکیوں نے اتنی تعلیم حاصل کی ہے۔ ہماری تعلیم و تربیت امی جان نے اس طور پر کی ہے، کہ ہمیں یقین ہے۔ اگر ان کے باقی اعمال صالحہ کو علیحدہ بھی رکھا جائے۔ تو ہماری تعلیم و تربیت ہی ان کے جنتی ہونے کی ضامن ہو گی۔

پھر صرف اپنی ہی لڑکیوں کی تعلیم و تربیت نہیں کی۔ بلکہ میری خالہ مسماۃ جعفرہ خاتون جو ۱۹۴۶ء میں فوت ہو گئی تھیں۔ ان کی اولاد کا بھی بالکل اپنی اولاد کی طرح پرورش اور تعلیم و تربیت کا پوری طرح حق ادا کیا۔

میرے والد صاحب بیان فرماتے ہیں۔ کہ میری شادی کو تینتیس سال ہو گئے ہیں اس عرصہ میں تمہاری والدہ نے میری اطاعت و فرمانبرداری کا وہ نمونہ دکھایا ہے۔ کہ کوئی ایسا واقعہ یاد نہیں۔ جبکہ انہوں نے میری منشاء کے خلاف کیا ہو، یا مجھ کو ان کی طرف سے کبھی کوئی شکایت پیدا ہوئی ہو۔ ہر حالت میں خوش رہنا۔ رضا بالقضاء رہنا ان کا شیوہ تھا۔ خواہ تنگی ہو یا آسائش اسی کے مطابق گھر کو چلانا۔ خدا تعالیٰ نے ان کے اندر گھر کے انتظام کا ایسا ملکہ پیدا کیا تھا۔ کہ جس سے میں بھی حیران رہ جاتی تھی۔

وہ گھر کے انتظام اس طرح چلاتی تھیں۔ جس سے ان کے خاوند کی عزت پر کسی قسم کا حرف نہ آنے پائے۔

والد صاحب کی صحت و آرام کا ہر وقت ان کو خیال رہتا تھا۔ والد صاحب کی خوراک وغیرہ کا ہر لحاظ سے خیال رکھا۔ اگر کسی رات یا دن وقت سے بے وقت بھی آئے۔ تو تازہ کھانا ہی پکا کر ان کے سامنے رکھتی تھیں۔ اگر کسی وقت تنگی بھی آگئی۔ تو اس کو صبر و استقلال سے برداشت کیا۔ رضا بالقضا ہو کر اس وقت کو ہمت اور صبر و استقلال سے گزارا۔ امی جان متقیہ تھیں۔ اور پابند صلوٰۃ و صوم۔ احمدیت کی فدائی تھیں۔ اگر کوئی مہمان آجائے۔ تو اس کی پوری طرح مہمان نوازی کرتی تھیں۔ ہر سال جلسہ سالانہ پر قادیان آتی تھیں۔ سوائے مجبوری کے کبھی بھی جلسہ سالانہ سے ناغہ نہیں کیا۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ ان کو خاص تعلق تھا۔ چنانچہ ہمیشہ ہی جب ہم بہنیں جلسہ سالانہ کے موقع پر اپنی امی کے ساتھ قادیان آتے۔ تو حضرت اماں جان رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت ام ناصر صاحبہ ہم کو دار المسیح میں ٹھہرنے کے لئے جگہ دیتی تھیں۔ اور ہمارے لئے کمرہ پہلے ہی سے ریزرو رہتا تھا۔ تعلیم کے لحاظ سے امی جان مرحومہ معمولی پڑھی لکھی تھیں لیکن اپنی ذمہ داریوں کو خوب جانتی تھیں۔ میکہ کے لحاظ سے بھی وہ احمدی خاندان کی لڑکی تھیں۔ اور ان کے سسرال کا خاندان مخلص احمدی کا خاندان تھا۔ اس واسطے وہ رشتہ داروں وغیرہ کے حقوق جو بموجب شریعت عائد ہوتے ہیں۔ ان کی ادائیگی میں کبھی کوتاہی نہ کرتی تھیں۔ اگر کوئی ملازم ہو۔ تو اس کے ساتھ بھی حسن سلوک کا برتاؤ کرتی تھیں۔ اور ان کی غمی اور خوشی کے مواقع میں شامل ہوتی تھیں۔ اور ان کی خوراک و پوشاک اور بیماری وغیرہ کا خیال رکھنا اپنا فرض منصبی سمجھتی تھیں۔ نہ صرف ملازم کا ہی بلکہ اس کے چلے جانے یا مر جانے کی صورت میں اسکی اولاد کے ساتھ بھی حسن سلوک کا برتاؤ کرتی تھیں۔

اکثر دفعہ دنیاوی کاروبار میں بھی جو ان کی رائے ہوتی تھی۔ آخرکار وہی صائب نکلتی تھی۔

احباب دعا فرمائیں۔ کہ جس طرح انہوں نے اپنے اور بیگانوں کی بہبودی تربیت و آرام کا خیال رکھا ہے۔ خداوند تعالیٰ ان کی روح کو اس سے بڑھ کر راحت اور آرام دیوے۔ اور ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام پر جگہ عطا فرمائے۔

احمدی بچی کی نمایاں کامیابی

میری بچی امۃ الحفیظ سٹوڈنٹ لیڈی اینڈرسن گورنمنٹ گرلز ہائی سکول سیالکوٹ شہر وظیفہ کے امتحان میں اپنے ضلع میں فسٹ آئی ہے۔ اور وظیفہ حاصل کیا ہے۔ احباب دردِ دل سے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ آئندہ بھی مزید کامیابی عطا کرے۔ آمین۔

نوٹ:۔ اس خوشی میں بیگم صاحبہ قریشی مطیع اللہ صاحب نے دس روپے بطور اعانت بھجوائے ہیں۔ ان کی طرف سے دو مستحق اشخاص کے نام سال بھر کے لئے خطبہ نمبر جاری کر دیا گیا ہے۔

(بیگم قریشی محمد مطیع اللہ صاحب آف قادیان)

اعلان نکاح

مولوی محمد ایوب صاحب بٹ مبلغ درویش ولد غلام محی الدین صاحب بٹ کا نکاح مبلغ -/۵۰۰ روپیہ حق مہر پر حلیمہ بی بی صاحبہ بنت چودھری عبد الکریم صاحب گنائی مرحوم کے ساتھ یکم اپریل کو بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں مکرم مولوی عبد الرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعت قادیان نے پڑھا۔ اللہ تعالیٰ اس نکاح کو جانبین کے لئے بابرکت بنائے۔ (ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)

یاد دہانی

نظارت ہذا کی طرف سے دو بار بذریعہ ڈاک انفرادی طور پر مربیان و معلمین کو مطلع کیا جا چکا ہے۔ کہ وہ حسب سابق اپنی سالانہ رپورٹ کارگذاری (از ۵۵/۵ تا ۵۶/۴/۳۰) مئی ۵۶ء کے پہلے عشرہ میں واضح اور خوشخط تیار کر کے بصیغہ رجسٹری نظارت ہذا کو بھجوا دیں۔ لہٰذا اب بذریعہ اخبار یاد دہانی کرائی جاتی ہے۔

(ایڈیشنل ناظر رشد و اصلاح)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ (مینیجر)

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۴۳۶۷

میں سردار بیگم زوجہ چوہدری عبدالکریم صاحب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۹ء ساکن شرقپور خورد ڈاکخانہ کوٹ عبدالمالک ضلع شیخوپورہ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸-۳-۵۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائداد حق مہر مبلغ یکصد روپیہ بذمہ خاوند واجب الادا ہے۔ زیور طلائی وزنی ایک تولہ قیمت یکصد روپیہ ہے۔ کل میزان ۲۰۰/- میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامۃ سردار بیگم نشان انگوٹھا

گواہ شد عبدالکریم بقلم خود خاوند موصیہ
گواہ شد بقلم خود جان محمد موضع شرقپور خورد ضلع شیخوپورہ

نمبر ۱۴۳۶۸

میں جنت بیگم بیوہ چوہدری سردار محمد صاحب قوم ارائیں بھٹے پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۵ء ساکن شرقپور خورد ڈاکخانہ کوٹ عبدالمالک ضلع شیخوپورہ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸-۳-۵۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد نقد یکصد روپیہ ہے جو میرے لڑکے کے پاس ہے میں اس کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

الامۃ نشان انگوٹھا جنت بیگم

گواہ شد بقلم خود عبدالکریم ساکن شرقپور خورد
گواہ شد ولایت شاہ انسپکٹر وصایا کارکن صدر انجمن احمدیہ ربوہ

نمبر ۱۴۳۷۶

میں سماۃ شریف بیگم زوجہ چوہدری محمد اشرف صاحب قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۲۸ سال تاریخ بیعت ۲۹-۳-۵۳ ساکن ڈاور بلڈنگ نمبر ۴۱ مال روڈ ضلع لاہور صوبہ پنجاب (مغربی پاکستان) بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶-۳-۵۶ حسب ذیل کرتی ہوں

(۱) اراضی مزروعہ رقبہ تعدادی چار گھماؤں مالیتی ۴۰۰۰ روپے واقع دیہ ضلع مظفر گڑھ (۲) زیورات بتفصیل ذیل:- اڑھائی تولہ کانٹے طلائی مالیتی ۲۵۰/- روپے۔ ایک عدد ریسٹ واچ مالیتی ۴۰/- روپے۔ مشین سلائی مارکہ یونیورسل جرمنی ایک عدد مالیتی ۱۵۰/- روپے مبلغات بصورت نقدی ۳۵۰۰/- روپے (نوٹ) حق مہر مبلغ پانچ ہزار روپے قبل از ہجرت مشرقی پنجاب میں اپنے خاوند چوہدری محمد اشرف صاحب سے وصول پا لیا اور معاف کر دیا اب حق مہر کی کوئی رقم واجب الوصول نہیں ہے لہذا بمد جائداد محسوب نہیں کیا گیا۔ اس وقت میری ماہانہ آمدنی بصورت ملازمت مبلغ ۱۰۰/- روپیہ ماہانہ ہے۔ ان سب کی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ (دسویں حصہ کی وصیت) بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ کرتی ہوں۔ نیز اقرار کرتی ہوں کہ اگر میری جائداد منقولہ اور غیر منقولہ میں کمی و بیشی ہوگی تو اس کی اطلاع وقتاً فوقتاً صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو دیتی رہوں گی۔ اگر کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کے بھی دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میرے مرنے کے بعد میرے ورثاء میری وصیت کردہ جائداد کے دسویں حصہ کی ادائیگی کے ذمہ دار ہوں گے۔ اور صدر انجمن احمدیہ قانونی طور پر وصولی کی حقدار ہوگی۔ نیز اپنی ماہانہ تنخواہ کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بطریق مندرجہ بالا کرتی ہوں۔ اور ماہ بماہ ۱/۱۰ تنخواہ ادا کرتی رہوں گی۔ تنخواہ میں کمی بیشی کی صورت میں اطلاع دیتی رہوں گی۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائداد یا ماہانہ آمد ثابت ہو یا جائداد پیدا کروں تو اس کے بھی دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔

الامۃ شریف بیگم زوجہ چوہدری محمد اشرف

گواہ شد:- محمد اشرف خاوند موصیہ
گواہ شد نور احمد خان سیکرٹری مال حلقہ سول لائنز لاہور

درخواست دعا

میرے دو بھائی عزیزان عبدالمومن و عبدالعزیز میڈیکل اور لاء کے امتحانات میں شامل ہو رہے ہیں۔ درویشان قادیان اور دیگر احباب ان کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں

(خلیفہ) عبدالمنان راولپنڈی

نمبر ۱۴۳۷۱

میں سلامت بی بی زوجہ شریف احمد صاحب قوم شیخ انصاری پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن گھمیانہ بازار ڈاکخانہ کھتیانوالہ ضلع گھمیانہ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳-۲-۵۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ حسب ذیل ہے۔ غیر منقولہ جائداد کوئی نہیں۔ منقولہ جائداد حق مہر خاوند سے مبلغ یکصد روپیہ وصول پا لیا ہے۔ زیورات نقرئی وزنی ۶۰ تولے قیمت ۶۰/- روپے زیورات طلائی وزنی ۱۰½ تولے قیمت ۱۰۲۵/- روپے نقد روپیہ مبلغ ۴۵۰/- روپے کل میزان مبلغ ۱۵۵۵/- روپے کی وصیت صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کے حق میں ۱/۱۰ حصہ کی کرتی ہوں۔ اگر میرے مرنے کے بعد اس کے علاوہ اور کوئی جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ پر یہ وصیت ہوگی۔ مبلغ ۵/- روپے ماہوار خاوند کی طرف سے جیب خرچ مقرر ہے میں تا زیست اپنی اس آمد کے بھی ۱/۱۰ حصہ کو ادا کرتی رہوں گی۔

الامۃ:- نشان انگوٹھا سلامت بی بی موصیہ
گواہ شد:- شریف احمد بقلم خود خاوند
گواہ شد:- محمد ابراہیم انسپکٹر وصیت حال گھمیانہ۔

نمبر ۱۴۳۷۰

میں جنت بی بی زوجہ پیار احمد صاحب قوم شیخ انصاری پیشہ خانہ داری پیدائشی احمدی ساکن گھمیانہ ڈاکخانہ خاص ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان عمر ۲۵ سال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳-۲-۵۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری منقولہ جائداد حسب ذیل ہے۔ زیورات نقرئی وزنی ۶۰ تولے قیمت تقریباً ۸۰/- روپے زیورات طلائی وزنی ۱۱½ تولے قیمت ۱۱۲۵/- روپے نقد مبلغ ۲۰۰/- روپے کل میزان ۱۴۰۵/- روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں نیز میرے مرنے کے بعد اگر کوئی اور جائداد اس کے علاوہ ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔

نوٹ:- حق مہر مبلغ ۱۰۰/- روپے میں اپنے خاوند سے وصول کر کے خرچ کر چکی ہوں۔ مبلغ ۵/- روپے ماہوار خاوند کی طرف سے جیب خرچ مقرر ہے۔ میں تا زیست اپنی اس آمد کے بھی ۱/۱۰ حصہ کو ادا کرتی رہوں گی۔

الامۃ:- نشان انگوٹھا جنت بی بی موصیہ
گواہ شد:- شریف احمد بقلم خود بازار کھتیانوالہ گھمیانہ ضلع جھنگ۔
گواہ شد:- محمد ابراہیم انسپکٹر وصایا دفتر وصیت حال گھمیانہ۔

نمبر ۱۴۳۷۲

میں امۃ الحمید بیگم زوجہ چوہدری عبدالمالک قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۲۱ سال پیدائشی احمدی ساکن ہری پور ڈاکخانہ ہنڈ چھاونی ضلع سیالکوٹ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰-۲-۵۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

(۱) میری جائداد زیور وزنی ۱۳½ تولہ مالیتی ۱۳۰۰/- روپیہ اندازاً ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتی ہوں۔ میرا حق مہر مبلغ ۵۰۰/- بذمہ خاوند ہے۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ آئندہ کوئی جائداد منقولہ و غیر منقولہ ہوگی۔ تو اس پر بھی یہ وصیت واجب ہوگی۔ میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔

الامۃ:- بقلم خود امۃ الحمید بیگم
گواہ شد:- عبدالمالک شاہد خاوند موصیہ حال کوہاٹ۔
گواہ شد:- بقلم خود جلال الدین والد موصیہ۔

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۴۳۶۷ میں سردار بیگم زوجہ چوہدری عبدالکریم صاحب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۹ء ساکن شرقپور خورد ڈاکخانہ کوٹ عبدالمالک ضلع شیخوپورہ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸ ۳/۵۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

میری جائداد حق مہر مبلغ یکصد روپیہ بذمہ خاوند واجب الادا ہے۔ زیور طلائی وزنی ایک تولہ قیمت یکصد روپیہ ہے۔ کل میزان ۲۰۰/- میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامتہ سردار بیگم نشان انگوٹھا

گواہ شد عبدالکریم بقلم خود خاوند موصیہ

گواہ شد بقلم خود جان محمد موضع شرقپور خورد ضلع شیخوپورہ

نمبر ۱۴۳۶۸ میں جنت بیگم بیوہ چوہدری سردار محمد صاحب قوم ارائیں گھٹے پیشہ خانہ داری عمر ۸۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۵ء ساکن شرقپور خورد ڈاکخانہ کوٹ عبدالمالک ضلع شیخوپورہ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸ ۳/۵۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد نقد یکصد روپیہ ہے جو میرے لڑکے کے پاس ہے میں اس کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

الامتہ نشان انگوٹھا جنت بیگم

گواہ شد بقلم خود عبدالکریم ساکنہ شرقپور خورد

گواہ شد ولایت شاہ انسپکٹر وصایا کارکن صدر انجمن احمدیہ ربوہ

نمبر ۱۴۳۷۶ میں مسماۃ شریف بیگم زوجہ چوہدری محمد اشرف صاحب قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۲۸ سال تاریخ بیعت ۲۹ ۳/۵۳ ساکن ڈاور بلڈنگ نمبر ۴۱ مال روڈ ضلع لاہور صوبہ پنجاب (مغربی پاکستان)

بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶ ۳/۵۶ حسب ذیل کرتی ہوں

(۱) اراضی مزروعہ رقبہ تعدادی چار گھماؤں مالیتی ۴۰۰ روپے واقع لیہ ضلع مظفرگڑھ

(۲) زیورات بتفصیل ذیل:۔ اڑھائی تولہ کانٹے طلائی مالیتی ۲۵۰/- روپے۔ ایک عدد ریسٹ واچ مالیتی ۴۰/- روپے۔ مشین سلائی مارکہ یونیورسل جرمنی ایک عدد مالیتی ۱۵۰/- روپے مبلغات بصورت نقدی ۳۵۰۰/- روپے

(نوٹ) حق مہر مبلغ پانچ ہزار روپے قبل از ہجرت مشرقی پنجاب میں اپنے خاوند چوہدری محمد اشرف صاحب سے وصول پا لیا اور معاف کر دیا اب حق مہر کی کوئی رقم واجب الوصول نہیں ہے لہذا بمد جائداد محسوب نہیں کیا گیا۔ اس وقت میری ماہانہ آمدنی بصورت ملازمت مبلغ ۱۰۰/- روپیہ ماہانہ ہے۔ ان سب کی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ (دسویں حصہ کی وصیت) بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ کرتی ہوں۔ نیز اقرار کرتی ہوں کہ اگر میری جائداد منقولہ اور غیر منقولہ میں کمی و بیشی ہوگی تو اس کی اطلاع وقتاً فوقتاً صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو دیتی رہوں گی۔ اگر کوئی نئی جائداد پیدا کروں تو اس کے بھی دسویں حصہ کی وصیت مہیا ہوگی۔ میرے مرنے کے بعد میرے ورثاء میری وصیت کردہ جائداد کے دسویں حصہ کی ادائیگی کے ذمہ دار ہوں گے۔ اور صدر انجمن احمدیہ قانونی طور پر وصولی کی حقدار ہوگی۔ نیز اپنی ماہانہ تنخواہ کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بطریق مندرجہ بالا کرتی ہوں۔ اور ماہ بماہ ۱/۱۰ تنخواہ ادا کرتی رہوں گی۔ تنخواہ میں کمی بیشی کی صورت میں اطلاع دیتی رہوں گی۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائداد یا ماہانہ آمد ثابت ہو یا جائداد پیدا کروں تو اس کے بھی دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔

الامتہ شریف بیگم زوجہ چوہدری محمد اشرف

گواہ شد:۔ محمد اشرف خاوند موصیہ

گواہ شد:۔ نور احمد خان سیکرٹری مال حلقہ سول لائنز لاہور

درخواست دعا

میرے دو بھائی عزیزان عبدالمومن و عبدالعزیز میڈیکل اور لاء کے امتحانات میں شامل ہو رہے ہیں۔ درویشان قادیان اور دیگر احباب ان کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں

(خلیفہ) عبدالمنان راولپنڈی

نمبر ۱۴۳۷۱ میں سلامت بی بی زوجہ شریف احمد صاحب قوم شیخ انصاری پیشہ خانہ داری عمر ۴۲ سال پیدائشی احمدی ساکن گھمیانہ بازار ڈاکخانہ کھتیانوالہ ضلع گھمیانہ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳ ۲/۵۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ حسب ذیل ہے۔ غیر منقولہ جائداد کوئی نہیں۔ منقولہ جائداد حق مہر خاوند سے مبلغ یکصد روپیہ وصول پا لیا ہے۔ زیورات نقرئی وزنی ۴۰ تولے قیمت ۴۰/- روپے زیورات طلائی وزنی ۱۰ ۱/۴ تولے قیمت ۱۰۲۵/- روپے نقد روپیہ مبلغ ۴۵۰/- روپے کل میزان مبلغ ۱۵۵۰/- روپے کی وصیت صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کے حق میں ۱/۱۰ حصہ کی کرتی ہوں۔ اگر میرے مرنے کے بعد اس کے علاوہ اور کوئی جائداد ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ پر یہ وصیت ہوگی۔ مبلغ ۵/- روپے ماہوار خاوند کی طرف سے جیب خرچ مقرر ہے میں تازیست اپنی اس آمد کے بھی ۱/۱۰ حصہ کو ادا کرتی رہوں گی۔

الامتہ:۔ نشان انگوٹھا سلامت بی بی موصیہ

گواہ شد:۔ شریف احمد بقلم خود خاوند موصیہ

گواہ شد:۔ محمد ابراہیم انسپکٹر وصیت حال گھمیانہ۔

نمبر ۱۴۳۷۰ میں جنت بی بی زوجہ میاں رفیق احمد صاحب قوم شیخ انصاری پیشہ خانہ داری پیدائشی احمدی کوٹ گھمیانہ ڈاکخانہ خاص ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان عمر ۲۵ سال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳ ۲/۵۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری منقولہ جائداد حسب ذیل ہے۔ زیورات نقرئی وزنی ۴۰ تولے۔ قیمت تقریباً ۸۰/- روپے زیورات طلائی وزنی ۱۱ ۱/۴ تولے قیمت ۱۱۲۵/- روپے نقد مبلغ ۲۰۰/- روپے کل میزان ۱۴۰۵/- روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں نیز میرے مرنے کے بعد اگر کوئی اور جائداد اس کے علاوہ ثابت ہو تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔

نوٹ:۔ حق مہر مبلغ ۱۰۰/- روپے میں اپنے خاوند سے وصول کر کے خرچ کر چکی ہوں۔ مبلغ ۵/- روپے ماہوار خاوند کی طرف سے جیب خرچ مقرر ہے۔ میں تازیست اپنی اس آمد کے بھی ۱/۱۰ حصہ کو ادا کرتی رہوں گی۔

الامتہ:۔ نشان انگوٹھا جنت بی بی موصیہ

گواہ شد:۔ شریف احمد بقلم خود بازار کھتیانوالہ گھمیانہ ضلع جھنگ۔

گواہ شد:۔ محمد ابراہیم انسپکٹر وصایا دفتر وصیت حال گھمیانہ۔

نمبر ۱۴۳۷۲ میں امتہ الحمید بیگم زوجہ چوہدری عبدالمالک قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۲۱ سال پیدائشی احمدی ساکن ہری پور ڈاکخانہ ہنڈ چھاؤنی ضلع سیالکوٹ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰ ۲/۵۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

(۱) میری جائداد زیور وزنی ۱۳ ۱/۴ تولہ مالیتی ۱۳۰۰/- روپیہ اندازاً ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتی ہوں۔ میرا حق مہر مبلغ ۵۰۰/- بذمہ خاوند ہے۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ آئندہ کوئی جائداد منقولہ و غیر منقولہ ہوگی۔ تو اس پر بھی یہ وصیت واجب ہوگی۔ میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہوگی۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔

الامتہ:۔ بقلم خود امتہ الحمید بیگم

گواہ شد:۔ عبدالمالک شاہد خاوند موصیہ حال کوہاٹ۔

گواہ شد:۔ بقلم خود جلال الدین والد موصیہ۔

بدعنوانیوں کی روک تھام کیلئے عام انتخابات کے وقت تمام وزارتیں توڑ دی جائیں

انتخابی اصلاحات کمیشن کی رپورٹ شائع کردی گئی

کراچی ۲۶ر اپریل انتخابی اصلاحات کے کمیشن نے اپنی رپورٹ میں عام انتخابات کے آزادانہ و غیر جانبدارانہ انعقاد کے بارے میں جامع تجاویز پیش کی ہیں۔ کمیشن نے تجویز پیش کی ہے کہ تمام انتخابات ایک دن میں ختم ہو جانے چاہئیں۔ اور پولنگ کا وقت بڑھا کر آٹھ گھنٹے کر دیا جائے کمیشن نے جعلی ووٹروں کی روک تھام کے لئے مرد ووٹروں کے شناختی کارڈ جاری کرنے کی بھی سفارش کی ہے۔

مرکزی وزارت قانون نے انتخابی اصلاحات کمیشن کی رپورٹ شائع کردی ہے۔ یہ کمیشن ۱۹ر اکتوبر ۱۹۵۵ء کو مقرر کیا گیا تھا۔ اور تین ارکان پر مشتمل تھا اس کے چیئرمین مسٹر محمد ابراہیم خاں اور باقی دو رکن چوہدری فضل الٰہی (مغربی پاکستان) اور مسٹر عکاس علی (مشرقی پاکستان) تھے۔

یہ کمیشن انتخابی قوانین و ضوابط کی تجدید کے متعلق تجاویز پیش کرنے کے لئے معرض وجود میں لایا گیا تھا۔ تاکہ آئندہ انتخابات آزادانہ و غیر جانبدارانہ ہوں۔ کمیشن کو انتخابی بدعنوانیوں کی روک تھام کے متعلق مناسب سفارشات اور ایسے طریقے پیش کرنے کے لئے بھی کہا گیا تھا۔ جو بیلٹ کی آزادی و رازداری میں ممد و معاون ثابت ہوں تاکہ عامۃ الناس بلا خوف و خطر اپنے صحیح نمائندے منتخب کر سکیں۔

کمیشن نے نومبر ۱۹۵۵ء میں اپنا کام شروع کیا تھا۔ اور اس نے ۱۷ر مارچ ۱۹۵۶ء کو اپنی رپورٹ حکومت کو پیش کردی۔ کمیشن کی سفارشات ۵۵ دفعات پر مشتمل ہیں جن کی بنیاد ان سوالنامے کے جوابات پر ہے۔ جو کہ کمیشن نے مختلف سیاسی انجمنوں وغیرہ میں تقسیم کیا تھا۔

سفارشات

کمیشن نے بالغ رائے دہندگی کے اصول اور خواتین کے ووٹ دینے کے حق کو تسلیم کرتے ہوئے ایسے

جاری رکھنے کی سفارش کی ہے۔ کمیشن نے یہ سفارش بھی کی ہے کہ خواتین کی طرف سے اسمبلیوں کے مرد امیدواروں کو ووٹ دینے کا طریقہ بھی جاری رکھا جائے۔ بہرکیف کمیشن نے یہ تجویز پیش کی ہے کہ خواتین کے جعلی ووٹ کی روک تھام کے لئے خواتین کے لئے علیحدہ پولنگ اسٹیشنوں کا اہتمام کیا جائے۔ جن کے پریذائیڈنگ افسروں کو خواتین ووٹروں کی شناخت کے لئے متعلقہ آبادی سے مناسب خواتین کی خدمات حاصل ہوں

بوگس ووٹوں کی روک تھام کے لئے کمیشن نے تجویز پیش کی ہے کہ تمام انتخابات ایک ہی دن میں ختم ہو جانے چاہئیں اور پولنگ کا وقت بڑھا کر آٹھ گھنٹے کر دیا جانا چاہیئے۔

رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ انتخابی فہرستوں کی تیاری انتخاب میں سب سے زیادہ اہمیت کی حامل ہے یہ کام تجربہ کار، قابل اور با اعتماد عملہ کے سپرد ہونا چاہیئے جو براہ راست الیکشن کمیشن کی نگرانی میں کام کرے اور انتظامیہ کسی صورت میں بھی انتخابی عملہ کے کام میں مداخلت کی مجاز نہ ہو۔

وزارتیں توڑنے کا مشورہ

انتخابی کمیشن نے سفارش کی ہے کہ انتخابات کے دوران وزارتیں توڑ دی جائیں اور عام نظم و نسق کے لئے کوئی اور مناسب انتظام کیا جائے۔ کمیشن نے ہر ووٹر کا شناختی کارڈ جاری کرنے کی تجویز پیش کی ہے۔ جس پر متعلقہ ووٹر کا فوٹو ہوگا۔ یہ خود لوم

سکندر مرزا عنقریب شاہ افغانستان سے ملاقات کریں گے

ملاقات کی تاریخ اور مقام کے متعلق ابھی فیصلہ نہیں کیا گیا

کراچی ۲۶ر اپریل۔ وزارت خارجہ کے ایک ترجمان نے کل یہاں بتایا ہے کہ صدر جمہوریہ میجر جنرل سکندر مرزا اور شاہ افغانستان ظاہر شاہ کے درمیان ملاقات کی بات چیت خاصی آگے بڑھ چکی ہے اور اب دونوں سربراہوں کی ملاقات کا امکان پیدا ہو گیا ہے۔ ترجمان نے کہا کہ ابھی ملاقات کی تاریخ اور مقام کا فیصلہ باقی ہے۔

پاکستان اور افغانستان کے سربراہوں کی مجوزہ ملاقات کا ذکر میجر جنرل سکندر مرزا نے کافی عرصہ ہوا اپنی ایک تقریر میں کیا تھا۔ اس ضمن میں دونوں حکومتوں کے درمیان بات چیت جاری تھی جس میں حال ہی میں خاصی کامیابی ہوئی ہے۔

وزارت خارجہ کے ترجمان نے بات چیت کی نوعیت پر کوئی تبصرہ نہیں کیا لیکن اتنا کہا کہ دونوں سربراہ مشترکہ دلچسپی کے مسائل پر گفتگو کریں گے سفارتی حلقوں کے مطابق صدر سکندر مرزا آئندہ موسم گرما میں ظاہر شاہ سے ملاقات کے لئے کابل جائیں گے۔ ان حلقوں نے مزید بتایا کہ صدر جون کے مہینے کابل جا سکیں گے اور خیال ہے کہ اس طرح دونوں ملکوں کے درمیان بہتر تعلقات کی صورت نکل آئے گی اور اگر فضا سازگار رہی تو کوئی وجہ نہیں کہ پاکستان اور افغانستان میں مکمل اشتراک عمل نہ پیدا ہو جائے

سفارتی مبصرین نے مزید کہا یہی وجہ تھی کہ معاہدہ بغداد کی وزارتی کونسل کے اجلاس تہران میں پاکستان نے افغانستان کا مسئلہ پیش کرنے پر زور نہیں دیا۔ اس سے یہ نتیجہ بھی اخذ کیا جا سکتا ہے کہ دونوں ملکوں کے سربراہوں کی مستقبل قریب میں ہی ملاقات ہونے والی ہے۔

راولپنڈی میں طوفان باد و باراں

تین بچے ہلاک ہو گئے

راولپنڈی ۲۶ر اپریل کل یہاں باد و باراں کے ایک زبردست طوفان کے باعث بیسیوں درخت جڑوں سے اکھڑ گئے۔ بجلی اور ٹیلیفون کے متعدد کھمبے اور کئی دیواریں گر گئیں۔ طوفان سے تین بچے ہلاک ہو گئے۔ مواصلات کا نظام درہم برہم ہو گیا۔ اور شہر و چھاؤنی کے بعض علاقوں میں بجلی کا نظام بالکل معطل ہو گیا۔

(۳) اور کارڈ دونوں تصدیق شدہ ہوں گے۔

کمیشن نے خواتین کے جعلی ووٹوں کے انسداد کے لئے پرچی پر کوئی شناختی نشان لگوانے کی تجویز پیش کی ہے ہر پرچی کی پشت پر مشرقی پاکستان کے لئے بنگالی اور مغربی پاکستان کے لئے اردو میں) ہدایات درج ہوں گی کمیشن نے تجرباتی انتخابات منعقد کرانے کی تجویز بھی پیش کی ہے تاکہ افسروں کی تربیت اور عوام میں دلچسپی پیدا ہو۔

کمیشن نے تجویز پیش کی ہے کہ کسی امیدوار کے کاغذات نامزدگی معمولی وجوہ کی بنا پر مسترد نہ کئے جائیں۔ ووٹروں کی سہولت کے لئے پولنگ اسٹیشن کے لئے خاص علاقہ مقرر کیا جائے۔ ایک پولنگ اسٹیشن کے لئے ووٹروں کی تعداد ایک ہزار سے زائد نہ ہو۔ اور کسی ووٹر کو تین میل سے زائد فاصلہ طے کرنا پڑے یہ سفارش بھی کی گئی ہے کہ ہر امیدوار کے لئے رنگ کی بجائے کوئی نشان رکھا جائے۔

ہر ووٹر کی شہادت کی انگلی پر انمٹ سیاہی لگائی جائے۔ جو ووٹر ایسا کرنے سے انکار کرے اسے ووٹ نہ ڈالنے دیا جائے۔ جعلی ووٹروں کو جو سزا دی جائے وہ وقتاً فوقتاً لاؤڈ سپیکر پر سنائی جائے اور بدعنوانیاں کرنے والوں کو فوری سزا دی جائے۔